

تیرے غضب سے تیری رحمت کی پناہ

جس صاحب نظر سے ملو اس کے چہرے کو غور سے اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کرو تو یوں لگتا ہے جیسے ایک پریشانی اور اضطراب ہے جو جھلکتا نظر آتا ہے۔ ایسا اضطراب جو کشتیوں کے ملاحوں کے چہرے پر سمندروں پر بادل اٹھتے طوفانی ہواؤں کی اپنی سمت بڑھتے ہوئے دیکھ کر نظر آنے لگتا ہے ہر کوئی ایک دوسرے سے یہی درخواست کرتا پھر رہا ہے دعا کریں ہم پر بہت کڑا وقت آ گیا ہے ہمارے اعمال کی سزا ملنا شروع ہو گئی ہے یوں لگتا ہے ساٹھ سال سے جو ڈھیل ہمیں دی گئی تھی اب اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اب کارکنانِ قضاء و قدر نے معاملات اپنے ہاتھ میں لے کر اس صفائی کا آغاز کر دیا ہے جو کسی قفس زدہ معاشرے کیلئے ضروری ہوتی ہے ہر صاحب نظر کی آنکھ نم ہے دل پریشان ہے اور دعاؤں میں ہچکیوں کی صورت بندھی ہوئی آپس اور سسکیاں ہیں۔ ہر کوئی اس مملکتِ خدا و پاکستان کی بقا و سلامتی کی دعاؤں میں مصروف ہے اور ہر کسی سے صرف ایک ہی التجا کرتا ہے اس سے پہلے کہ درتوبہ مقفل کر دیا جائے۔ اس سے پہلا کہ آندھیاں اور طوفان اور عذابوں کے قافلے ہمیں گھیر لیں اللہ کے سامنے گڑ گڑا کر استغفار کر لو۔ اپنے اعمال کی اپنی کوتاہیوں کی ظلم پر اپنی خاموشی کی تاکہ اللہ اس طوفان کا رخ پھیر دے جو میرے وطن کے سر تک آ پہنچا ہے۔ میں کہ جو ایک کوتاہ نظر گناہگار اور کم مایہ شخص ہوں وہ ان صاحبانِ نظر کو دیکھتا ہوں جنہیں اللہ نے بصیرت اور بصارت عطا کی ہے تو خوف سے کانپ اٹھتا ہوں۔ مڑ کر اپنے گزرے ہوئے سالوں پر نگاہ پڑتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے میرے جیسے لوگوں کے گناہ بد اعمالیاں اور مصلحتیں اتنی شدید ہیں کہ شاید آنسوؤں کے سمندر اور ہچکیوں سے مانگی ہوئی معافی کی درخواستیں بھی قبولیت کا مقام حاصل نہ کر سکیں۔ وہ خوف جس سے آج اس ملک کا ہر مومن مصمت برگزیدہ شخص کانپ رہا ہے وہ کس قدر شدید ہوگا اگر میری قوم کو اس کا احساس ہو جائے تو حضرت یونس کی قوم کی طرح سجدے میں گر جائے اللہ سے پناہ کی طالب ہو جائے امان مانگے۔ سید الانبیاء کی حدیث پڑھتا ہوں تو خوف اور غالب آ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ”جس وقت فینیت کو ذاتی دولت ٹھہرایا جائے امانت کو فینیت سمجھا جائے زکوٰۃ کو تادان سمجھا جائے آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اپنی ماں سے نافرمانی کرے اپنے دوست کو نزدیک اور اپنے باپ کو دور رکھے فاسق و فاجر شخص اپنے قبیلے کا سردار ہو قوم کا سربراہ ذلیل اور کمینہ شخص ہو آدمی کی عزت اسکے شر کے ڈرے کی جائے گانے بجانے والیاں اور باجے ظاہر ہوں شراب پی جائے اور امت کے لوگ اپنے سے پہلے گزر جانے والوں پر لعنت بھیجیں تو پھر انتظار کرو سرخ ہواؤں کا زلزلوں کا زمین کے دھنس جانے کا پتھروں کے برسنے کا اور پے در پے نشانوں کا جیسے موتیوں کی لڑی ٹوٹ جائے اور دانے پیسہم گرنے لگیں۔“ سید الانبیاء کی مسند احمد میں موجود ایک اور حدیث میرے خوف میں اضافہ کرتی ہے آپ نے فرمایا ”اللہ عام لوگوں پر خاص لوگوں کے عمل کے باعث اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ان میں یہ عیب پیدا نہ ہو جائے کہ اپنے سامنے برے اعمال ہوتے دیکھیں اور

انہیں روکنے کی قدرت رکھتے ہوں مگر نہ روکیں۔ جب وہ ایسا کرنے لگتے ہیں تو اللہ عام اور خاص سب پر عذاب نازل کرتا ہے۔“

گز رے سالوں پر غور کرتا ہوں تو لگا ہیں ساٹھ سال قبل اس سرزمین پر داخل ہونے والے لئے پٹے قافلوں کی جانب لوٹ جاتی ہیں۔ بے سرو سامان لوگ، جکے پیارے راستوں میں مار دیئے گئے، جنکا کل اثاثہ لوٹ لیا گیا۔ جنگی عفت ماب بنیوں بہنوں نے عصمتوں کی قربانی دی لیکن بلکتے، زخموں سے چور یہ لوگ جب اس سرزمین پر پہنچے تو سجدہ ریز ہو گئے۔ آنکھوں سے تشکر کے آنسو اٹھ پڑے۔ یوں لگتا تھا جیسے انکے رب نے انہیں ویسے ہی بدترین غلامی سے نجات دی ہو جیسے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے چھڑایا تھا اور اس بدترین غلامی کا نظارہ میں نے بھارت کے اٹھارہ شہروں میں گھومنے کے بعد یوں دیکھا کہ بتائیں اور تک آباد اور مبنی جیسے شہر جہاں مسلمان کسی طور بھی چالیس فیصد سے کم نہیں وہاں وہ اس قدر خوفزدہ، بے اطمینان اور مضطرب ہیں جیسے انکی ذرا سی خطا کا گھر جلا کر رکھ کر دادے۔ عصمتیں تار تار ہو جائیں اور اولاد آنکھوں کے سامنے تڑپتی جان دے دیگی۔ لیکن ان ساٹھ سالوں میں ملنے والی اس جائے امان کیساتھ ہم نے کیا کیا۔ وہ سرزمین جسے نہ ہم نے اپنے خون سے سینچا تھا اور نہ ہی اپنی جدوجہد سے حاصل کیا تھا بلکہ عطائے خداوند قدوس تھی۔ ہم نے اسکے کونے کونے کو ظلم زیادتی، بے انصافی، جبر اور استحصال سے بھر دیا۔ ہم نے سوچا تک نہیں کہ یہ سرزمین تو ہمارے پرمانت تھی۔ کیا ہم نے اپنے بدعاشوں، اپنے حقانیداروں، اپنے حکمرانوں کی عزت انکے شرکی وجہ سے نہیں کی۔ کیا ہم نے فاسق و فاجر لوگوں کو اپنے قبولیوں کا سرمایہ بنایا۔ کیا ہم نے قوم کا سرمایہ جھپٹے ہوئے کبھی سوچا کہ اسے کن خصلتوں کا امین ہونا چاہیے۔ ہم پر جو مسلط ہو گیا ہم نے اسے تسلیم کر لیا۔ سید الانبیاء نے فرمایا کہ اللہ کی اسے کے فرشتوں کی اور تمام انبیاء کی لعنت اس شخص پر جو طاقت کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کرے اور شریف لوگوں کو ذلیل کرے اور کینوں کو عزت دے۔ ہم خاموش رہے۔ ہم بے حس ہو گئے ہمارے سامنے ہر روز 15 کے قریب لوگ بھوک اور الماس سے تنگ آ کر خودکشی کرتے رہے اور ہمارے بڑے بڑے ہوٹل مرغن کھانا کھانے والوں سے آباد رہے ہمارے سامنے گھروں کے گھریاروں کے دھوکے اور بھوس کی کرچیوں سے اڑتے رہے، معصوم بچوں کی قطار در قطار لاشیں دفن ہوتی رہیں اور ہم اپنے گھروں کے آرام دہ صوفیوں پر بیٹھے ٹیلی ویژن سکرین پر منظر دیکھتے رہے، تنگ آ کر چیئل بدلتے رہے، معصوم بچیاں بھوس کی گھن گرج میں اپنے پیاروں کے خون آلود لاشیں گود میں رکھ کر آسمان کی سمت دیکھتیں رہیں اور اپنے اللہ کے حضور پیش ہونے تک سوچتی رہیں کہ اس مملکت خداداد پاکستان میں کتنے ہو گئے جو اپنی بنیوں کو گلے سے لگائے پیار سے مٹھی نیند سو رہے ہو گئے۔ میرے گناہوں اور میری خاموشیوں کی تفصیل طویل ہے۔ اس ملک کے سولہ کروڑ لوگ طاقت رکھتے تھے اس ظلم اور زیادتی کیخلاف کھڑے ہونے کی لیکن انکی مصلحتیں انکے سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں، کسی کا کاروبار تھا۔ کسی کی نوکری اور کسی کا مستقبل۔ لیکن میرا خوف میرا ساتھ نہیں چھوڑ رہا۔ میں صاحبانِ نظر کی آنکھوں میں آنسو اور چہروں پر خوف دیکھ رہا ہوں اے میرے اللہ ہم پر رحم فرما، ہم کمزور ہیں، ہم گناہگار ہیں، ہماری خطائیں معاف فرما، اگر تو نے فیصلہ کر لیا کہ تو ہر خاص و عام پر عذاب مسلط کر دے، پھر تو خواص کی دعائیں بھی نامراد لوٹ آئیگی، ناکام و نامراد! ایسے میں ہم کہاں جا بیٹھیں، ہم برباد ہو جائیں گے۔ اے میرے اللہ ہم تیرے غضب کے مقابلے میں تیری رحمت سے پناہ مانگتے۔ بیشک تیری رحمت تیرے غضب سے بالاتر ہے، ہم پر رحم فرما۔ سیدنا زین العابدین کی دعا زباناں پر ہے۔ اللہ میں تیرے غضب سے تیری رحمت کی پناہ چاہتا ہوں۔ (بشکریہ روزنامہ ایکسپریس)